رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
فون نمبر ۴۹
إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا
روزنامہ
الفضل
ربوہ
ایڈیٹر
روشن دین تنویر
یوم چہار شنبہ
The Daily
ALFAZL
RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے
| جلد ۵۶/۲۱ | ۲۱ احسان ۱۳۴۶ھش ۱۲ ربیع الاول ۱۳۸۷ھ ۲۱ جون ۱۹۶۷ء | نمبر ۱۳۵ |

اخبار احمدیہ

-• ربوہ ۲۰ جون ۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ کل حضور کی طبیعت خفیف سے ہائی بلڈ پریشر اور دوران سر کی وجہ سے ناساز رہی ۔۔ آج صبح بفضلہ تعالیٰ پہلے کی نسبت افاقہ ہے ۔ احباب جماعت صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے توجہ اور التزام سے دعا کریں

ضروری اعلان

سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی ناسازئ طبع کے باعث کل اور پرسوں (یعنی ۲۱-۲۲ جون بروز بدھ اور جمعرات) حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات نہیں ہوگی ۔ احباب مطلع رہیں ۔ (پرائیویٹ سیکرٹری)

-• حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مکرم ڈاکٹر عمر دین صاحب آف ملتان کو نائب امیر ضلع ملتان تا ۳۰/۴/۶۸ منظور فرمایا ہے ۔ متعلقہ جماعتیں نوٹ فرمائیں ۔

(ناظر اعلیٰ)

ضروری اعلان برائے مربیان و معلمین

مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ۔ مربیان و معلمین اصلاح و ارشاد سے اس بات میں تعاون چاہتے ہیں کہ یہ اصحاب خدام الاحمدیہ کی تربیت کا خیال رکھیں اور ان سے چندہ کی وصولی کے لئے عہدہ داروں کو توجہ دلاتے رہیں اور اپنی نگرانی میں وصول شدہ رقم مرکز میں بھجواتے رہیں ۔

تمام مربیان اور معلمین آئندہ اس امر کو بھی اپنے فرائض میں شامل سمجھیں اور اس بارہ میں اپنی کارگذاری کا رپورٹ میں ذکر کیا کریں ۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

اسلامی اصول کی فلاسفی کے پہلے ایڈیشن کی فوری ضرورت

نظارت اصلاح و ارشاد کو اسلامی اصول کی فلاسفی کا پہلا ایڈیشن جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وقت میں شائع ہوا تھا درکار ہے ۔ جس دوست کے پاس یہ ایڈیشن موجود ہو تو وہ مہربانی فرما کر نظارت ہذا کو اطلاع دیں ۔ ایک ماہ کے لئے اس کی ضرورت ہوگی ۔ نظارت ہذا اسلامی اصول کی فلاسفی شائع کرنا چاہتی ہے ۔ موجودہ ایڈیشن کو پہلے ایڈیشن کے ساتھ مقابلہ کرنا ضروری ہے

(ناظر اصلاح و ارشاد)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جو خدا کیلئے ہوتا ہے خدا اس کا ہو جاتا ہے

خدا تعالیٰ اپنی طرف آنے والے کی کوشش کو ضائع نہیں کرتا

"مجرم وہ ہے جو اپنی زندگی میں خدا تعالیٰ سے اپنا تعلق کاٹ لیوے ۔ اس کو تو حکم تھا کہ وہ خدا تعالیٰ کیلئے ہو جاتا اور صادقوں کے ساتھ ہو جاتا مگر وہ ہوا و ہوس کا بندہ بن کر رہا اور شریروں اور دشمنانِ خدا اور رسول سے موافقت کرتا رہا ۔ گویا اس نے اپنے طرزِ عمل سے دکھا دیا کہ وہ خدا تعالیٰ سے قطع تعلق کر رہا ہے ۔ یہ ایک عادۃ اللہ ہے کہ انسان جدھر قدم اٹھاتا ہے اس کی مخالف جانب سے وہ دور ہوتا جاتا ہے وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے الگ ہو کر اگر ہوا و ہوس نفسانی کا بندہ ہو جاتا ہے تو خدا اس سے دُور ہو جاتا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور اگر خدا تعالیٰ سے محبت کرتا ہے اور پانی کی طرح اسکی طرف جھکتا ہے تو سمجھ لے کہ وہ مہربان ہے ۔ محبت کرنے والے سے زیادہ اللہ تعالیٰ اس کو محبت کرتا ہے

جو خدا کے لئے ہوتا ہے خدا اس کا ہو جاتا ہے ۔ خدا تعالیٰ اپنی طرف آنے والے کی سعی اور کوشش کو ضائع نہیں کرتا ۔ یہ ممکن ہے کہ زمیندار اپنا کھیت ضائع کرے ، نوکر موقوف ہو کر نقصان پہنچاوے ، امتحان دینے والا کامیاب نہ ہو ، مگر جو خدا تعالیٰ کی طرف سعی کرنے والا ہو کبھی بھی ناکام نہیں رہتا ۔ اس کا سچا وعدہ ہے کہ وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ۔ خدا تعالیٰ کی راہوں کی تلاش میں جو جویاں ہوا وہ آخر منزلِ مقصود پر پہنچا ۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۱ جون ۱۹۶۷ء

قرآنِ کریم کا مقام

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک بنیادی اور نہایت اہم کام جو سرانجام دیا وہ قرآن کریم کا اعلیٰ مقام متعین کرنا ہے۔ یہ درست ہے کہ ہر مسلمان گھرانہ میں ایک چھوڑ کئی کئی جلدیں قرآن کریم کی موجود رہتی تھیں اور قرآن کریم کی کتابت نہایت تزئین سے کی جاتی تھی۔ بلکہ اکثر خوشنویسوں نے اپنی تمام عمر ہی قرآن کریم کی کتابت میں صرف کر دیں۔ تاہم یہ بھی حقیقت ہے کہ قرآن کریم کی تعلیمات مسلمانوں کے دل میں مردہ ہو گئی تھیں۔

ایک فریق نے تو قرآن کریم کو محض (نعوذ باللہ) بتوں کی طرح پوجا پاٹ کی چیز بنا لیا ہوا تھا۔ نہایت خوبصورت جزدانوں میں ڈال کر طاق میں سجا رکھتے تھے۔ شاذ ہی گھر میں کوئی ناظرہ پڑھ لیتا ہو تو ہو ورنہ سالوں تک کوئی اس کو ہاتھ نہیں لگاتا تھا۔ یا پھر اس کا بڑا مصرف قسم کھانا سمجھا جاتا تھا۔ اور یا تعویذ گنڈا اور دم پھونک کے کام آتا تھا۔

یہ تو ان پڑھ لوگوں کا حال تھا۔ عالم کہلانے والے لوگوں میں بھی قرآن دانی محض برائے نام ہوتی تھی۔ حسنِ قرأت اور تجوید پر زور دیا جاتا تھا۔ اور جو لوگ علم و فضل کے مالک کہلاتے تھے۔ انہوں نے بھی تعلیمات قرآنی کو عجیب عجیب معنی پہنا رکھے تھے۔ اگرچہ مجددین اپنے اپنے زمانہ میں تعلیمات قرآن کریم کا احیاء کرتے رہے۔ تاہم عوام میں بوجہ ناخواندگی کے ان تعلیمات کا اثر نہیں ہوتا رہا۔ اور وہ علمائے سوء کے زیر اثر قبر پرستی اور تعویذ گنڈا ہی کے معتقد چلے آتے ہیں۔

اہل علم حضرات میں سے اہل حدیث فرقہ شروع شروع میں تو ٹھیک رہا۔ لیکن بعد میں انہوں نے بھی قرآن کریم پر حدیث کو مقدم کر دیا۔ چنانچہ جہاں قرآن کریم اور حدیث میں تضاد نظر آتا تو اہلحدیث حدیث کو ترجیح دیتے۔ اور حدیث کو قرآن کریم پر قاضی قرار دیتے۔ اس غلطی کی بنیاد شائد یہ تھی کہ ان کے خیال میں حدیث نے آیہ کریمہ کے معنی متعین کر دیئے ہیں۔ اور یہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تفسیر ہے بنیادی غلط نہیں ہے۔ یہ درست ہے کہ کسی آیہ کریمہ کے جو معنے سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بیان کئے ہیں وہ صحیح ہیں۔ لیکن جہاں صریح تضاد پایا جاتا ہو وہاں یہ توجیہہ درست نہیں۔

سیدہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت میں فرمایا ہے کَانَ خُلُقُہُ الْقُرْاٰن یعنی آپ کا خلق قرآن کریم تھا۔ یہ درست ہے کہ جہاں قرآن کریم کا مقام یقینی ہے وہاں احادیث کا مقام ظنی ہے۔ قرآن کریم کے متعلق کسی کو شک نہیں ہے کہ یہ وہی قرآن کریم ہے جو آپ پر نازل ہوا تھا۔ لیکن احادیث کی صحت کے لئے یہ یقین نہیں ہے۔ بلکہ ان کی صحت کے لئے چھان بین کی ضرورت ہوتی ہے۔ چنانچہ صحیح احادیث معلوم کرنے کے لئے اہل علم حضرات نے اصول بنائے ہیں۔ یہی امر اس بات کا ثبوت ہے کہ احادیث کا مقام یقینی نہیں بلکہ ظنی ہے۔ اس لئے جہاں قرآن کریم اور حدیث ٹکرا جائیں تو حدیث کی ایسی تاویل کرنی چاہیئے۔ جو قرآن کریم کے مطابق ہو۔ اور اگر ایسا نہ ہو سکے تو حدیث کو چھوڑ دینا لازمی ہے

اہلِ حدیث نے اس اصول کو نظر انداز کر دیا تھا۔ اور قرآن کریم پر زور دینے کی بجائے احادیث پر زور دینے لگ گئے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ عوام اور بھی قرآنی تعلیمات سے دور جا پڑے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان تمام غلطیوں کی اصلاح فرمائی اور گویا از سرِ نو قرآن کریم کی تعلیمات کو زندہ کیا۔

حدیث النبیؐ

کھیتی میں سے جو انسان یا جانور کھائے تو اس کا ثواب ہے

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ یَغْرِسُ غَرْسًا اَوْ یَزْرَعُ زَرْعًا فَیَاْکُلُ مِنْہُ طَیْرٌ اَوْ اِنْسَانٌ اَوْ بَھِیْمَۃٌ اِلَّا کَانَ لَہٗ بِہٖ صَدَقَۃٌ

ترجمہ۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہا کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی مسلمان درخت لگاتا ہے۔ یا کچھ کھیتی کرتا ہے، اور اس میں سے پرندہ انسان یا کوئی چوپایہ کھاتا ہے تو اس کے لئے اس میں ثواب ہوتا ہے۔ (بخاری ماجاء فی الحرث والمزارعۃ)

ہماری راہ نمائی گوشہ لولاک کافی ہے

مکرم پروفیسر نصیر احمد خان صاحب ایم۔ ایس سی ربوہ

غرور و کبر کا کب مایۂ ناپاک کافی ہے
نہ خس کافی ہے اے دل اور نہ یہ خاشاک کافی ہے

حصولِ معرفت میں رنج و غم سے آشنا ہو جا
بصیرت کے لئے اک سینۂ صد چاک کافی ہے

نہ ڈھانپیں گے یہ ننگ معصیت استبرق و سندس
فقط تقوےٰ اللہ کی انساں کو پوشاک کافی ہے

ملے ہیں سلسبیل و کوثر و تسنیم سب ہم کو
مبارک ہو تمہیں گر تم کو بنتِ تاک کافی ہے

کسی من ملنے ابن اللہ کی ہم کو نہیں حاجت
ہماری راہ نمائی گوشہ لولاک کافی ہے

چلائیں شوق سے وہ ظلم و استبداد کا خنجر
سرِ مقتل ہمارا نعرۂ بے باک کافی ہے

خرد ہے اک زبانِ بے اماں مت منہ لگا اسکو
رہِ الفت میں رہ جائے جنوں کی ناک کافی ہے

مبارک ہو مجھے سادہ سا یہ قلبِ سلیم اپنا
تجھے نفسِ دنی کا توسنِ چالاک کافی ہے

نمود و نام کی خواہش نہ عزّ و جاہ کی ہم کو
فقط اک گوشۂ خلوت تہِ افلاک کافی ہے

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت کُل انبیاء پر میرے ایمان کا جزوِ اعظم ہے

اسم محمدؐ کے حقیقی مصداق صرف حضور صلے اللہ علیہ وسلم ہیں

اللہ جلشانہ نے جب احسان کرنا چاہا تو محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا۔ آپ کا نام محمدؐ تھا جس کے معنے ہیں نہایت ہی تعریف کیا گیا۔ جو باب تفعیل سے آتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ کوئی اسی قدر قابلِ تعریف ٹھہرتا ہے جس قدر کام کرتا ہے۔ پہلے نبی خاص قوموں کے لئے آتے تھے۔ اور ایک نقص یہ تھا کہ ایک عظیم الشان اصلاح کی ضرورت نہ ہوتی تھی۔

حضرت مسیحؑ کی آمد

مثلاً حضرت مسیح علیہ السلام جب آئے تو وہ صرف بنی اسرائیل ہی کی گمشدہ بھیڑوں کو اکٹھا کرنے کے واسطے آئے۔ اور یہودیوں کے پاس اس وقت تورات موجود تھی۔ وہی تورات کی تعلیمات عملدرآمد کے لئے کافی سمجھی گئی تھیں۔ اور یہودی توریت کے احکام اور تعلیمات کے قائل اور ان پر قائم تھے۔ ہاں بعض اخلاقی کمزوریاں تھیں جو ان میں پیدا ہو گئی تھیں۔ اور یہ صاف بات ہے کہ صرف اخلاقی کمزوریوں کا دُور کرنا ان کے نقصانات کو بتلا دینا یہ کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ ایک معمولی درجہ کا آدمی بھی کر سکتا ہے اور اخلاقی واعظ ہو سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مسیح کا نام محمدؐ نہ رکھا گیا کیونکہ اُن کی خدمات ایسی اعلےٰ درجہ کی نہ تھیں۔

حضرت موسیٰؑ کی بعثت

اور اسی طرح پر موسےٰ علیہ السلام جب آئے گو وہ ایک شریعت لے کر آئے مگر ان کا بڑا کام بنی اسرائیل کو فرعون کی غلامی سے نجات دلانا ہی تھا۔ حالانکہ وہ قوم چار سَو برس کی تلخیوں اور مصیبتوں کی وجہ سے بجائے خود اس بات پر آمادہ اور طیار تھی کہ کوئی ایسی تحریک ہو تو وہاں سے نکل کھڑے ہوں۔ مادہ تیار تھا۔ صرف تحریک اور محرک کی ضرورت تھی ..... اور ان کی موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے کی بڑی بھاری غرض یہی تھی کہ وہ فرعون کی غلامی سے نکلیں۔ چنانچہ روحانی امور اور خدا پرستی کے متعلق وہ ہمیشہ ٹھوکر کھاتے رہے اور بے جا گستاخیوں اور شوخیوں سے کام لیتے رہے۔ یہاں تک کہ لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ جَهْرَةً اور اِذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَاۤ اِنَّا هٰهُنَا قَاعِدُوْنَ جیسے کلمات کہتے اور ذرا سی غیر حاضری میں گوسالہ پرستی کرنے سے باز نہ آئے اور بات بات پر ضد اور اعتراض سے کام لیتے۔ ان کے حالات پر پوری نظر کے بعد صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہ صرف فرعون کی غلامی ہی سے آزاد ہونا چاہتے تھے۔ ...... غرض حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بہت محنت اور مشقت کرنے کی ضرورت نہ پڑی۔ قوم زندانِ غلامی میں گرفتار تھی اور طیار تھی کہ کوئی آئے تو اسے قبول کریں (پس موسیٰ نے بسہولت) ان کو مصر سے نکال لیا۔ اور یہ کوئی بڑا کام نہ تھا۔ اصلاح کا زمانہ جب آیا اور موسےٰؑ نے جب چاہا کہ ان کو خدا پرست قوم بنا کر وعدہ کی سرزمین میں داخل کریں۔ وہ ان کی شوخیوں اور گستاخیوں اور اندرونی بد اعمالیوں میں گذرا۔ یہاں تک کہ خود حضرت موسیٰؑ بھی اس سرزمین میں داخل نہ ہو سکے اس لئے ان کا نام بھی محمدؐ نہ ہوا۔

محمدؐ نام کا مستحق

غرض جہاں تک غور کرتے جاؤ یہ پتہ ملے گا کہ کوئی نبی اس مبارک نام کا مستحق نہ تھا یہاں تک کہ ہمارے نبی کا زمانہ آ گیا۔ وہ ایک خارستان تھا جس میں نبی کریمؐ نے قدم رکھا۔ اور ظلمت کی انتہاء ہو چکی تھی۔ میرا مذہب یہ ہے کہ اگر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو الگ کیا جاتا اور کل نبی جو اس وقت تک گذر چکے تھے سب کے سب اکٹھے ہو کر وہ کام اور وہ اصلاح کرنا چاہتے جو رسول اللہ صلعم نے کی ہرگز نہ کر سکتے۔ ان میں وہ دل اور وہ قوت نہ تھی جو ہمارے نبی کو ملی تھی۔ اگر کوئی کہے کہ یہ نبیوں کی معاذ اللہ سوء ادبی ہے تو وہ نادان مجھ پر افترا کرے گا۔ مَیں نبیوں کی عزت و حرمت کرنا اپنے ایمان کا جزو سمجھتا ہوں۔ لیکن نبی کریم صلعم کی فضیلت کل انبیاء پر میرے ایمان کا جزوِ اعظم اور میرے رگ و ریشہ میں ملی ہوئی بات ہے۔ یہ میرے اختیار میں نہیں کہ اس کو نکال دوں بدنصیب اور آنکھ نہ رکھنے والا مخالف جو چاہے سو کرے۔ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ کام کیا ہے جو نہ الگ الگ اور نہ مل مل کر کسی سے ہو سکتا تھا۔ اور یہ اللہ تعالےٰ کا فضل ہے۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۤءُ رسول اللہ صلعم کے واقعات پیش آمدہ کی اگر معرفت ہو۔ اور اس بات پر پوری اطلاع ملے کہ اس وقت دنیا کی کیا حالت تھی اور آپؐ نے آکر کیا کیا۔ تو انسان وجد میں آکر اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ کہہ اٹھتا ہے۔ مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ یہ خیالی اور فرضی بات نہیں ہے۔ قرآن شریف اور دنیا کی تاریخ اس امر کی پوری شہادت دیتی ہیں کہ نبی کریمؐ نے کیا کیا۔ ورنہ وہ کیا بات تھی جو آپ کے لئے مخصوصاً فرمایا گیا۔ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۔ کسی دوسرے نبی کے لئے یہ صدا نہ آئی۔ پوری کامیابی پوری تعریف کے ساتھ یہی ایک انسان دنیا میں آیا جو محمدؐ کہلایا۔ صلے اللہ علیہ وسلم۔

خَاتَمُ النَّبِیّٖن کا زمانہ

عادت اللہ اسی طرح پر ہے۔ زمانہ ترقی کرتا ہے۔ آخر وہ زمانہ آگیا جو خاتم النبیینؐ کا زمانہ تھا جو ایک ہی شخص تھا جس نے یہ کہا۔ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا کہنے کو تو چند لفظ ہیں۔ اور ایک اندھا کہہ سکتا ہے کہ معمولی بات ہے مگر جو دل رکھتا ہے وہ سمجھتا ہے۔ اور جو کان رکھتا ہے وہ سُنتا ہے جو آنکھیں رکھتا ہے۔ وہ دیکھتا ہے کہ یہ الفاظ معمولی الفاظ نہیں ہیں۔ مَیں کہتا ہوں کہ اگر یہ معمولی لفظ تھے تو بتاؤ کہ موسیٰ علیہ السلام کو یا مسیح علیہ السلام یا کسی اور نبی کو بھی یہ طاقت کیوں نہ ہوئی کہ وہ یہ لفظ کہہ دیتا۔ اصل یہی ہے کہ جس کو یہ قوت یہ منصب نہیں ملا۔ وہ کیونکر کہہ سکتا ہے۔ مَیں پھر کہتا ہوں کہ کسی نبی کو یہ شوکت یہ جلال نہ ملا۔ جو ہمارے نبی کریمؐ کو ملا۔ بکری کو ہر روز گوشت کھلاؤ تو وہ گوشت کھانے سے شیر نہ بن سکے گی۔ شیر کا بچہ ہی شیر ہوگا پس یاد رکھو یہی بات سچ ہے کہ اس نام کا مستحق اور واقعی حقدار ایک تھا جو محمدؐ کہلایا۔ یہ داد الٰہی ہے جس کے دل و دماغ میں چاہے یہ قوتیں رکھ دیتا ہے اور خدا خوب جانتا ہے کہ ان قوتوں کا محل اور موقعہ کون ہے؟

مکمّل قوتیں

ہر ایک کا کام نہیں کہ اس راز کو سمجھ سکے اور ہر ایک کے مُنہ میں وہ زبان نہیں جو یہ کہہ سکے کہ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا جب تک روح القدس کی خاص تائید نہ ہو یہ کام نہیں نکل سکتا۔ رسول اللہ میں وہ ساری قوتیں اور طاقتیں رکھی گئی ہیں جو محمدؐ بنا دیتی ہیں تاکہ بالقوہ باتیں بالفعل میں بھی آجائیں۔ اس لئے آپؐ نے یہ دعوےٰ کیا اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا۔ ایک قوم کے ساتھ جو مشقت کرنی پڑتی ہے تو کس قدر مشکلات پیش آتی ہیں۔ ایک خدمت گار شریر ہو تو اس کا درست کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ آخر تنگ اور عاجز آکر بھی نکال دیتا ہے

لیکن وہ کس قدر قابلِ تعریف ہوگا جو اُسے درست کرلے اور پھر وہ تو بڑا ہی مردِ میدان ہے جو اپنی قوم کو درست کرسکے۔ حالانکہ یہ بھی کوئی بڑی بات نہیں مگر وہ جو مختلف قوموں کی اصلاح کے لئے بھیجا گیا۔ سوچو تو اسی قدر کامل اور زبردست قویٰ کا مالک ہوگا۔ مختلف طبیعت کے لوگ مختلف عمروں۔ مختلف ملکوں۔ مختلف خیال۔ مختلف قویٰ کی مخلوق کو ایک ہی تعلیم کے نیچے رکھنا اور پھر ان سب کی تربیت کرکے دکھلا دینا اور وہ تربیت بھی کوئی جسمانی نہیں بلکہ روحانی تربیت۔ خداشناسی اور معرفت کی باریک سے باریک باتوں اور اسرار سے پورا واقف بنادینا اور تری تعلیم ہی نہیں بلکہ عامل بھی بنادینا۔ یہ کوئی چھوٹی سی بات نہیں ہے۔ دنیا کے لئے اجتماع بھی ہوسکتے ہیں۔ کیونکہ ان میں ذاتی مفاد اور دنیوی لالچ کی ایک تحریک ہوتی ہے مگر کوئی یہ بتلائے کہ محض اللہ کے لئے پھر ایسے وقت میں کہ اس جلالی نام سے کل دنیا ناواقف ہو۔ اور پھر ایسی حالت میں کہ اس کا اقرار کرنا دنیا کی تمام مصیبتوں کو اپنے سر پر اٹھا لینا ہو۔ کون کسی کے پاس آسکتا ہے۔ جب تک اللہ کی طرف بلانے والے میں عظیم الشان قوتِ جذب کی نہ ہو کہ بے اختیار ہو ہو کر دل اس طرف کھچ آئیں۔ اور وہ تمام تکلیفیں اور بلائیں ان کے لئے محسوس اللذات اور مدرک الحلاوت ہوجائیں۔۔۔۔ آپ اس وقت دنیا میں آئے جب دین کو کوئی جانتا بھی نہ تھا۔ اور عالمگیر تاریکی پھیلی ہوئی تھی۔ اور گئے اس وقت جب اس نظارہ کو بخوبی دیکھ لیا کہ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا۔ جب تک اس کو پورا نہ کرلیا نہ تھکے نہ ماندہ ہوئے۔ مخالفوں کی مخالفتیں اعداء کی سازشیں اور منصوبے قتل کرنے کے مشورے قوم کی تکلیفیں آپ کے حوصلہ اور ہمت کے سامنے سب ہیچ اور بیکار تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس وقت تک زندہ رکھا کہ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ کی آواز آپ کو نہ آگئی اور فوجوں کی فوجیں اسلام میں داخل ہوتی ہوئیں آپؐ نے دیکھ لیں۔ غرض اس قسم کی بہت سی وجوہ ہیں جن سے آپ کا نام محمدؐ رکھا گیا۔

احمدؐ نام

پھر آپؐ کا ایک نام احمدؐ بھی رکھا گیا۔۔۔۔۔۔ ان دونوں ناموں محمدؐ اور احمدؐ میں دو جدا جدا کمال ہیں۔ محمدؐ کا نام جلال اور کبریائی کو چاہتا ہے جو نہایت درجہ تعریف کیا گیا ہے اور اس میں ایک معشوقانہ رنگ ہے۔ کیونکہ معشوق کی تعریف کی جاتی ہے۔ پس اس میں جلالی رنگ ہونا ضروری ہے مگر احمدؐ کا نام اپنے اندر ایک عاشقانہ رنگ رکھتا ہے کیونکہ تعریف کرنا عاشق کا کام ہے۔ وہ اپنے محبوب و معشوق کی تعریف کرتا رہتا ہے۔ اس لئے جیسے محمدؐ محبوبانہ شان میں جلال اور کبریائی کو چاہتا ہے۔ اسی طرح پر احمدؐ عاشقانہ شان میں ہو کر غربت اور انکساری کو چاہتا ہے۔ اس میں ایک سر یہ تھا کہ آپؐ کی زندگی کی تقسیم دو حصوں پر کردی گئی۔ ایک تو مکی زندگی جو تیرہ برس کے زمانہ کی ہے اور دوسری وہ زندگی ہے جو مدنی زندگی ہے اور وہ دس برس کی ہے۔ مکہ کی زندگی میں تجلی اسم احمدؐ کی تھی۔ اس وقت آپؐ کے دن رات خدا تعالیٰ کے حضور گریہ و بکا اور طلب استعانت اور دعا میں گزرتے تھے۔ اگر کوئی شخص آپ کی اس زندگی کے بسر اوقات پر پوری اطلاع رکھتا ہو تو اسے معلوم ہو جائے گا کہ جو تضرع اور زاری آپؐ نے اس مکی زندگی میں کی ہے وہ کبھی کسی عاشق نے اپنے محبوب و معشوق کی تلاش میں نہیں کی اور نہ کرے گا۔ پھر آپؐ کی تضرع اپنے لئے نہ تھی بلکہ یہ تضرع دنیا کی حالت کی پوری واقفیت کی وجہ سے تھی۔ خداپرستی کا نام و نشان چونکہ مٹ چکا تھا۔ اور آپؐ کی رُوح اور ضمیر میں اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھ کر ایک لذّت اور سرور آچکا ہے اور فطرتاً اس دنیا کو اسی لذت اور محبت سے سرشار کرنا چاہتے تھے۔ ادھر دنیا کی حالت دیکھتے تھے تو ان کی استعدادیں اور فطرتیں عجیب طرز پر واقع ہو چکی تھیں۔ اور بڑے مشکلات و مصائب کا سامنا تھا۔ غرض دنیا کی اس حالت پر آپؐ گریہ و زاری کرتے تھے۔ اور یہاں تک کرتے تھے کہ قریب تھا کہ جان نکل جاتی۔ اسی کی طرف اشارہ کرکے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ لَعَلَّکَ بَاخِعٌ نَّفْسَکَ اَلَّا یَکُوْنُوْا مُؤْمِنِیْنَ۔ یہ آپؐ کی متضرعانہ زندگی تھی اور اسم احمدؐ کا ظہور تھا۔ اس وقت آپ ایک عظیم الشان توجہ میں پڑے ہوئے تھے۔ اس توجہ کا ظہور مدنی زندگی اور اسم محمدؐ کی تجلی کے وقت ہوا۔ جیسا کہ اس آیت سے پتہ لگتا ہے۔ وَاسْتَفْتَحُوْا وَخَابَ کُلُّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ۔ یہ سنت اللہ ہے کہ مامورمن اللہ ستائے جاتے ہیں۔ دُکھ دئے جاتے ہیں۔ مشکل پر مشکل ان کے سامنے آتی ہے۔ نہ اس لئے کہ وہ ہلاک ہوجائیں بلکہ اس لئے کہ نصرتِ الٰہی کو جذب کریں۔ یہی وجہ تھی کہ آپ کی مکی زندگی کا زمانہ مدنی زندگی کے بالمقابل دراز ہے۔۔۔۔۔۔ مکہ کی زندگی میں حضرت احدیت کے حضور گرنا اور چلانا تھا۔ اور وہ اس حالت تک پہنچ چکا تھا کہ دیکھنے والوں اور سننے والوں کے بدن پر لرزہ پڑ جاتا ہے مگر آخر مدنی زندگی کے جلال کو دیکھو کہ وہ جو شرارتوں میں سرگرم اور قتل اور اخراج کے منصوبوں میں مصروف رہتے تھے سب کے سب ہلاک ہوئے اور باقیوں کو اس کے حضور عاجزی اور منت کے ساتھ اپنی خطاؤں کا اقرار کرکے معافی مانگنی پڑی۔

قوّتِ قدسی

غرض وہ زمانہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مکی زندگی کا اسم احمدؐ کے ظہور کا زمانہ تھا اس لئے مکہ میں عاشقانہ رنگ کا جلوہ دکھایا۔ اپنے آپ کو خاک میں ملا دیا اور ہزاروں موتیں اپنے اوپر وارد کرلیں۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اس جوش وفا تضرع اور دعاؤں کا اندازہ نہیں کرسکتا۔ ان موتوں کے بعد وہ قوت اور زندگی آپ کو ملی کہ ہزاروں لاکھوں مُردوں کے زندہ کرنے والے آپ ٹھیرے اور حاشر الناس کہلائے اور اب تک اپنی قوتِ قدسی کے زور سے کروڑہا مُردوں کو زندہ کررہے ہیں اور قیامت تک کرتے رہیں گے۔ پس اس زندگی اور عاشقانہ ظہور کے بعد اسم احمدؐ کی تجلی تھی۔ دوسرا اور آپ کی جلالی زندگی اسم محمد کا ظہور معشوقانہ شان میں ہوا۔ جبکہ مکہ والوں کی دشمنی کی انتہا ہوچکی۔ اور دعاؤں اور توجہ کی حد ہوگئی۔ نابکار مخالفوں کی عداوت حد سے بڑھ کر بیت اللہ سے نکال دینے کا باعث ہوئی اور اس پر بھی بس نہ کی بلکہ تعاقب کیا اور اپنی طرف سے کوئی دقیقہ تکلیف دہی اور ایذا رسانی کا باقی نہ رکھا۔ تو آپؐ مدینہ تشریف لائے اور پھر حکم ہوا کہ مدافعت کی جائے۔ اللہ تعالیٰ کی غیرت نے جوش مارا اور جلال الٰہی نے اسم محمدؐ کا جلوہ دکھانے کا ارادہ فرمایا جس کا ظہور مدنی زندگی میں ہوا۔

مخلصینِ جماعت کے حق میں حضرت المصلح الموعودؓ کی

تین دعائیں

فرمایا:۔

(۱) "اگر تمہیں ابھی تک تحریکِ جدید میں حصہ لینے کی توفیق نہیں ملی تو اللہ تعالیٰ تمہیں حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے اور تمہارے دلوں کی گرہیں کھول دے۔"

(۲) "اور اگر تمہیں اللہ تعالیٰ نے اس میں حصہ لینے کی توفیق تو دی ہے لیکن تم نے اپنی حیثیت کے مطابق اس میں حصہ نہیں لیا تو اللہ تعالیٰ تمہیں بشاشتِ ایمان عطا فرمائے تا تم اپنی حیثیت کے مطابق اس میں حصہ لے سکو۔"

(۳) "اور اگر تم نے اس میں حصہ لیا تھا اور اپنی حیثیت کے مطابق لیا تھا لیکن اپنی کسی شامتِ اعمال کی وجہ سے یا کسی مجبوری کی وجہ سے تم اپنا وعدہ پورا نہیں کرسکے تو اللہ تعالیٰ تمہاری شامتِ اعمال اور مجبوریاں دُور کرے اور تمہیں اپنا وعدہ پورا کرنے کی توفیق بخشے۔"

یاد رہے کہ سالِ رواں میں سے ساڑھے سات ماہ گزر چکے ہیں۔ ایفائے عہد کی آخری تاریخ گو ۳۱۔ اکتوبر ۶۷ء ہے مگر پہلے ادا کرنے والے اتنا ہی زیادہ ثواب کے مستحق ہوں گے۔ (وکیل المال اوّل تحریکِ جدید)

ضروری اعلان

ایک شخص جو اپنا نام محمد رفیق بیان کرتا ہے جماعت کے لوگوں کو اعتماد میں لے کر ٹھگی کی واردات کرتا ہے۔ احباب اُس سے ہوشیار رہیں۔ اگر اِس حلیہ کا کوئی آدمی نظر آئے تو فوراً نظارت امورِ عامہ کو اطلاع فرمائیں۔ اس کا حُلیہ درجِ ذیل ہے:۔

رنگ سانولہ۔ درمیانہ قد۔ پتلا جسم۔ عمر ۲۵/۳۰ کے درمیان۔ گوجرانوالہ کے کسی گاؤں کا رہنے والا ظاہر کرتا ہے۔

(ناظر امورِ عامہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے۔

اُذکرو موتٰکم بالخیر

والد بزرگوار مخدوم محمد ایوب صاحب مرحوم

(مکرم مخدوم الطاف احمد صاحب میانی ضلع سرگودھا)

(قسط نمبر ۲)

مرحوم اپنے سے چھوٹے اور کم درجہ کے لوگوں سے بھی عزت سے پیش آتے اور ان سے "آپ" کہہ کر بات کرتے تھے۔ آپ عموماً حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے خطبات ہی جمعہ یا عیدین کے موقعہ پر احباب جماعت کو پڑھ کر سنایا کرتے تھے لیکن اگر کسی وجہ سے حضورؓ کا خطبہ دستیاب نہ ہو سکتا تھا اور آپ کو اپنی طرف سے کچھ کہنا پڑتا تو آپ ایسے عام فہم اور دلنشین پیرایہ میں تقریر فرماتے کہ ہر چھوٹا بڑا بات کی اصلیت کو بآسانی سمجھ سکے۔ آپ اپنی تقریر میں تقویٰ اختیار کرنے پر بہت زور دیتے تھے اور فرماتے تھے کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیئے کہ اس نے اپنے فضل و کرم سے ہمیں احمدیت قبول کرنے کی توفیق بخشی۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم حقیقی احمدی بنیں جماعت کے تربیتی اجلاس میں آپ کو جب تقریر کرنے کا موقعہ ملتا۔ تو آپ کی تقریر سے یہی پتہ چلتا کہ آپ کے دل میں یہی تڑپ ہے کہ ہماری جماعت کے لوگ دینی تعلیم پر ایسے رنگ میں عمل پیرا ہوں کہ ان کے ہر قول اور ان کے ہر فعل سے خود بخود یہ پتہ لگ جائے کہ یہ جماعت احمدیہ کے لوگ ہیں اور یہ دوسرے لوگوں کے لئے ایک نمونہ ہوں اور غیر از جماعت لوگ ان سے سبق سیکھیں۔ چونکہ عید کے موقعہ پر لوگ کثرت سے جمع ہوتے ہیں اس لئے آپ بعض دفعہ احباب جماعت کو شرائط بیعت پڑھ کر سناتے تاکہ یہ شرائط زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچ جائیں اور ان کے ذہنوں میں تازہ رہیں۔ جب مرکز سے کوئی نمائندہ تشریف لاتا تو ان کی خاطر تواضع میں خوشی محسوس کرتے اور ان کے آرام کا بہت خیال رکھتے تھے۔ جو دوست آپ کی خدمت میں دعا کے لئے عرض کرتے آپ ان کے لئے حتی الوسع ضرور دعا فرماتے اور ان کے خطوط کا جواب ایسے تسلی آمیز اور محبت بھرے الفاظ میں بھیجتے کہ دوستوں کو بفضلہ تعالیٰ ایک گونہ تسکین ہو جاتی آپ نے جماعت احمدیہ بھیرہ کی مسجد کی توسیع اور تعمیر ہال کے لئے بھیرہ کے محمد احسن صاحب پراچہ کے ہمراہ اپنے خرچ پر مختلف شہروں میں جا کر ہزاروں روپے جمع کئے چنانچہ تعمیر کا کام دیر سے شروع ہو چکا ہے۔

آپ پانچ وقت بلا ناغہ نماز ادا کرتے تھے۔ آپ کی یہی کوشش ہوتی کہ نماز اول وقت میں اور با جماعت ادا کی جائے حتی الوسع نماز مسجد میں ادا کرتے تھے اور نماز سنوار کر توجہ کے ساتھ آہستہ آہستہ پڑھتے تھے جب گھر میں ہوتے تو اپنے گھر کے افراد کو اپنے ساتھ نماز میں شامل کر کے باجماعت نماز ادا کرتے تھے۔ حتی الوسع نماز تہجد پڑھنے کی کوشش کرتے اور نوافل کثرت سے پڑھتے تھے۔ نماز کے فرض ادا کرنے کے بعد آپ بالالتزام تسبیح تحمید تکبیر۔ آیۃ الکرسی اور سورہ اخلاص پڑھا کرتے تھے اسی طرح فارغ اوقات میں درود شریف اور استغفار کثرت سے پڑھتے تھے۔ وضو احتیاط سے کرتے تھے اور ساتھ ساتھ دعائیں پڑھتے رہتے تھے اور درمیان میں بلا ضرورت نہیں بولتے تھے نماز ادا کرنے سے پہلے اکثر آپ دو نفل وضو بھی ادا کرتے تھے۔ آپ عام طور پر نماز عشاء باجماعت ادا کرنے کے بعد مسجد سے واپس تشریف لے آتے اور نماز کا بقیہ حصہ گھر میں ادا کرتے تھے کہ یہ بھی سنت نبوی ہے کہ نماز کا کچھ حصہ گھر میں پڑھا جائے تاکہ گھر میں برکت ہو اور بچوں کو نماز کی طرف توجہ ہو۔ کثرت عبادت سے آپ کے ماتھے پر محراب بن گیا تھا۔ آپ مسجد میں نماز سے کافی وقت پہلے تشریف لے جاتے اور وہاں قبلہ رخ ہو کر بیٹھ جاتے اور ذکر الٰہی میں مشغول رہتے تھے مسجد میں داخل ہوتے وقت احتیاط سے پہلے دایاں پاؤں اندر رکھتے اور باہر نکلتے وقت بایاں پاؤں پہلے باہر رکھتے اور ساتھ مسنون دعا پڑھتے تھے۔ نماز فجر کے بعد طلوع آفتاب تک ذکر الٰہی میں مشغول رہنا آپ کی عادت بن چکا تھا۔ (آپ فرماتے تھے کہ نماز فجر ادا کرنے کے بعد سورج طلوع ہونے تک ذکر الٰہی کرتے رہنے سے اتنا ثواب ملتا ہے جتنا ساری رات عبادت کرنے سے ملتا ہے بشرطیکہ پوری توجہ رکھی جائے اور درمیان میں باتیں نہ کی جائیں) جب سورج نکل آتا تو سب سے پہلے آپ یہ الفاظ کہتے تھے "خدا تعالیٰ کے فضل سے دن نکل آیا ہے" یعنی سب سے پہلے آپ خدا تعالیٰ کا نام لیتے اور پھر کوئی دنیا کی بات زبان سے نکالتے تھے۔ آپ قرآن مجید کی تلاوت آہستہ آہستہ اور سمجھ کر فرماتے تھے تلاوت سے پہلے ہاتھ اچھی طرح پاک و صاف کر لیتے اور قرآن مجید کی تعظیم کا بہت خیال رکھتے تھے

آپ اپنی آمد کے مطابق باشرح چندہ ادا کیا کرتے تھے اور ہر سال حسب توفیق اپنے چندوں میں اضافہ فرماتے تھے آپ کی کوشش یہی ہوتی کہ چندہ ان کے ذمہ بقایا نہ رہے خود تنگی برداشت کر لیتے لیکن چندوں کی ادائیگی میں حتی الوسع دیر نہیں ہونے دیتے تھے جماعت کے دوستوں کو بھی اسی طرح کرنے کی تلقین فرماتے تھے بعض دفعہ آپ دوسرے احمدی بھائیوں کے چندوں کے بقایا جات خود ادا کر دیتے تاکہ بفضلہ تعالیٰ جماعت کا بجٹ پورا ہو جائے اور مرکز میں رقم بروقت پہنچ جائے اور جماعت کی سالانہ گرانٹ کی وصولی میں رکاوٹ پیدا نہ ہو۔ آپ مرکزی چندوں کے علاوہ مقامی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے بھی چندہ دیتے تھے۔ مسجد کی صندوقچی میں کچھ نہ کچھ ڈالتے رہتے تھے۔ اور آپ نے میانی کی مسجد کے لئے بھی ایک سو روپیہ دینے کا وعدہ کیا ہوا تھا۔ آپ نے اپنے والدین کی طرف سے اور اپنی طرف سے غیر ممالک کی دو مسجدوں ہیمبرگ اور فرینکفورٹ کے لئے بھی ڈیڑھ ڈیڑھ سو روپیہ چندہ ادا فرمایا تھا۔ "تحریک جدید کے پانچہزاری مجاہدین" نامی کتاب میں آپ کا نام شائع ہو چکا ہے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی طرف سے آپ کو ایک خوشنودی کا سرٹیفکیٹ بھی موصول ہوا تھا

آپ اپنے غیر از جماعت رشتہ داروں کو بھی تحریک کر کے ان سے مختلف چندے مثلاً تحریک جدید۔ زکوٰۃ۔ فدیہ صیام۔ تعمیر فضل عمر ہسپتال وغیرہ کے لئے رقوم لے کر مرکز میں بھجوا دیتے اور رسید آنے پر ان کو دے دیتے تھے۔

آپ سناتے تھے کہ جب میں قادیان میں حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے درس قرآن میں شامل ہوتا تو حضورؓ بہت محبت سے میرے متعلق فرمایا کرتے تھے کہ یہ میرے محبوب دینی دادا جان حضرت مخدوم محمد صدیقیؓ کا محبوب دینی اکلوتا بیٹا ہے۔ آپ کو حضرت مصلح موعودؓ سے بہت عقیدت اور محبت تھی۔ آپ وقتاً فوقتاً حضورؓ کی خدمت اقدس میں دعا کے لئے لکھتے رہتے تھے۔ جب آپ قادیان یا ربوہ تشریف لے جاتے جلسہ سالانہ کے موقع پر یا مجلس شوریٰ کے موقعہ پر تو آپ حضورؓ سے ملاقات کرتے اور بہت خوشی محسوس کرتے تھے۔ حضورؓ کو آپ سے محبت تھی۔ جب حضورؓ بیماری کی حالت میں تھے ایک دفعہ آپ دوسرے دوستوں کے ہمراہ ملاقات و زیارت کے لئے گئے۔ دوسرے دوست تو زیارت کرتے جاتے اور گزرتے جاتے تھے لیکن جب آپ حضور کے سامنے آئے تو حضورؓ نے محبت سے فرمایا "مخدوم صاحب بھیرہ والے آگئے" اور حضورؓ نے آپ سے کچھ باتیں بھی کیں جن سے متعلقین پہرہ حیران رہ گئے ۱۹۵۰ء میں جب حضور بھیرہ تشریف لے گئے تھے۔ اس وقت والد بزرگوار ہی امیر جماعت تھے جب حضورؓ کی کار پہنچی تو آپ حضورؓ کے استقبال کے لئے آگے بڑھے حضور نے کار سے باہر تشریف لا کر آپ سے معانقہ فرمایا۔ اس پر آپ بہت خوش ہوئے اور اپنے لئے باعث فخر سمجھتے تھے۔

آپ کو کچھ عرصہ قادیان دار الامان نظارت امور عامہ میں بطور معاون ناظر کام کرنے کا موقع ملا بعد ازاں ربوہ دار الہجرت میں بھی آپ کو نظارت امور عامہ میں بطور معاون ناظر کچھ عرصہ کام کرنے کا موقعہ ملا۔ چنانچہ اس صورت میں آپ نے اپنے فرائض خوش اسلوبی سے سرانجام دئے اور حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ آپ کے کام سے مطمئن تھے۔

۱۹۲۳ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے ملکانہ شدھی کے موقعہ پر آریوں کا مقابلہ کرنے کے لئے احباب جماعت میں تحریک فرمائی تو آپ نے اس تحریک پر لبیک کہا چنانچہ آپ محترم جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال مرحوم امیر وفد المجاہدین کے ماتحت کام کرتے رہے آپ کے کاغذات سے پتہ لگتا ہے کہ آپ کا ہیڈ کوارٹر آگرہ تھا

۱۹۴۹ء میں جب مرکزی دفاتر لاہور سے ربوہ میں منتقل ہوئے۔ اُس وقت نظارت بیت المال کو ایسے کارکنوں کی ضرورت پیش آئی جو کچھ عرصہ بلا معاوضہ کام کریں چنانچہ والد بزرگوار مرحوم نے ہم دونوں بھائیوں کو خدمت سلسلہ کے لئے ربوہ بھیجا

آپ روزنامہ الفضل کے خریدار تھے اخبار بڑی دلچسپی سے مطالعہ فرماتے تھے آپ کو رسالہ جات کی بڑی خواہش رہتی تھی کہ کوئی پرچہ ضائع نہ ہو اور فائل مکمل رکھے جائیں تاکہ آئندہ نسلیں ان سے فائدہ اٹھائیں مرکز سے جو احکام موصول ہوتے یا روزنامہ الفضل میں شائع ہوتے۔ ان کی تعمیل آپ ضروری سمجھتے تھے۔ چنانچہ خطبہ جمعہ کے بعد آپ احباب جماعت کو وہ احکام پڑھ کر سناتے اور ان کو ان احکام کی تعمیل کرنے کی طرف توجہ دلاتے تھے۔ اسی طرح آپ روزنامہ الفضل سے حضرت مسیح موعودؑ کے ملفوظات اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے خطبات پڑھ کر احباب جماعت کو سناتے اور حسب ضرورت تشریح بھی فرماتے تھے۔ آپ اس بات کی اکثر تلقین فرماتے تھے کہ احباب جماعت احمدیہ کی غرض و غایت کو سمجھیں اور مرکز کے احکام کی تعمیل میں اپنی بہتری سمجھیں نہ کہ کسی قسم کا بوجھ یا تکلیف۔ تاریخ احمدیت کی تدوین کیلئے ان خطوط کی ضرورت پیش آئی جو مرحوم! ان کے چھوٹے بھائی کے نام تھے۔ وہ بروقت مہیا فرما کر سلسلہ کی خدمت کی

۱۹۶۵ء میں جب آپ نے میانی میں اپنے مکان کی تعمیر شروع کی اور سڑک کے کنارے اپنی حد کے اندر بنیاد ڈالی تو وہ کچھ ٹیڑھی تھی۔ کسی نے کہا کہ آپ اپنی بنیاد سیدھی کر لیں معمولی سا فرق ہے کسی کو پتہ نہیں لگے گا۔ مگر آپ نے تقویٰ کو مدنظر رکھتے ہوئے ایسا کرنے سے احتراز کیا اور بنیاد کو ٹیڑھا ہی رہنے دیا اور بدنمائی کی پرواہ نہ کی۔

لین دین کے معاملہ میں آپ بہت صاف تھے پیسے پیسے کا حساب رکھتے تھے ۱۹۲۰ء سے رجبکہ آپ کے والد ماجد فوت ہوئے) ۱۹۶۵ء تک یعنی ۴۵ سال باقاعدہ حساب لکھتے رہے آپ فرماتے تھے کہ مجھے حساب دیکھنے میں بہت دلچسپی ہے۔ اگر حساب میں کسی قسم غلطی ہو جائے اور آمد و خرچ کا میزان نقدی کے مطابق نہ ہو تو مجھے بے چینی رہتی ہے"

ایک دفعہ ہمارے مزارع کا پچاس روپیہ حساب میں ہمارے ذمہ لگایا رہ گیا مگر مزارع کو اس بات کا علم نہ تھا کچھ عرصہ بعد جب دوبارہ مختلف اقوام کا حساب کیا گیا تو آپ نے اپنی کاپی سے حساب دیکھ کر اسے بتایا کہ تمہارا پچاس روپیہ ہمارے ذمہ واجب الادا ہے جواب ملا تمہیں ادا کیا جاتا ہے۔

اس بات کا اس کے دل پر بہت اثر ہوا اور وہ اب تک اس کا ذکر کرتا رہتا ہے ایک دفعہ آپ نے کچھ سکنی زمین فروخت کی اور خریدار سے وعدہ کیا کہ زمین کی پیمائش کر دی جائے گی اور اگر کچھ کمی بیشی ہوئی تو اس کے مطابق رقم کم یا زیادہ کر دی جائے گی۔ اتفاق ایسا ہوا کہ جب پیمائش کرائی گئی تو زمین اندازے سے کم نکلی چنانچہ آپ نے زائد رقم خود ہی بلا حیل و حجت واپس کر دی ایک بار جو آپ نے باغ امرود کے پھل کا سودا چھ روپے میں کیا۔ جب سودا ہو چکا تو ایک مقامی آدمی آیا اور مقابلے میں آٹھ سات آٹھ سو بلکہ ڈیڑھ گنا رقم یعنی ۹۰۰/- روپے دینے کی پیشکش کی مگر آپ نے اس کی پیشکش کو ٹھکرا دیا اور کہا کہ میں سودا کر چکا ہوں اب اگر تم ہزار روپیہ بھی دو تو ہرگز قبول نہیں کروں گا۔

آپ عموماً بات بڑی احتیاط سے کرتے تھے تاکہ کسی کو سمجھنے میں حتی الوسع غلطی نہ لگے مثلاً یہ بات کہ وہ دوست نماز میں شامل نہیں ہوتے، کہنے کی بجائے آپ یہ کہتے کہ وہ کبھی دوست اکثر نماز میں شامل نہیں ہوتے اور "میں نے آپ کو ہمیشہ یہ بات سمجھائی ہے" کی بجائے آپ یہ کہتے "میں نے آپ کو بار بار یہ بات سمجھائی ہے" اسی طرح یہ بات کہ فلاں آدمی گھر پر تھا کی بجائے آپ یہ کہتے کہ جب میں گھر پر تھا تو وہ آدمی گھر میں موجود تھا۔ اب جبکہ میں باہر آ گیا ہوں میں کچھ نہیں کہہ سکتا کہ وہ آدمی گھر پر ہے یا نہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔ آپ جھوٹ سے بہت پرہیز کرتے تھے اور بتاتے تھے کہ جھوٹ بولنے سے نہ صرف انسان دنیا میں ذلیل ہو جاتا ہے۔ بلکہ جھوٹ بولنے سے انسان کا ایمان اس طرح کٹ جاتا ہے جس طرح قینچی سے کپڑا یا کاغذ ایک دفعہ آپ کو سرگودھا کسی مقدمہ میں پیش ہونا تھا۔ لیکن کسی وجہ سے آپ کی باری گزر گئی اور آپ حاضر نہ ہو سکے۔ آپ نے ڈپٹی سے بات کی باری گزر گئی اور آپ حاضر نہ ہو سکے آپ نے وکیل سے بات کی تو اس نے کہا کہ کوئی بہانہ بنا کر لکھنا چاہئے تب امید ہو سکتی ہے کہ آپ کو حاضر ہونے کی اجازت مل سکے لیکن آپ نے اصرار کر کے وہی بات لکھوائی جو صحیح تھی اور کہا کہ "خواہ مقدمہ کا فیصلہ ہمارے حق میں ہو یا نہ۔ مجھے کوئی پرواہ نہیں" اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے وہ بات جو آپ نے لکھوائی افسر کی سمجھ میں آ گئی اور اس نے آپ کو اندر آنے کی اجازت دے دی۔

آپ کی طبیعت میں سخاوت کا مادہ تھا مکان پر جو سائل آتا جہاں تک ہو سکتا اس کو خالی نہ جانے دیتے اور اگر کوئی سائل کسی بات پر اصرار کرتا تو آپ اس کو ناراض نہ ہوتے کہ یہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کریم کے ارشاد کے منافی ہے۔

آپ غرباء اور ضرورتمند افراد کا بہت خیال رکھتے تھے اور جہاں تک بس چلتا آپ ان کی ضرورت کو پورا کرنے کی کوشش کرتے تھے اور ایسی باتوں کو کسی پر ظاہر نہیں ہونے دیتے تھے۔ بعض افراد جو آپ سے ادھار لے جاتے تو آپ ان سے جلدی مطالبہ نہ کرتے بلکہ ان کو مہلت دیتے تاکہ وہ آسانی سے قرضہ واپس کر سکیں کئی دفعہ اس طرح کافی رقم گزر جاتی۔ آپ خود تکلیف برداشت کر لیتے یا کسی کام میں حرج ہو جاتا تو صبر سے کام لیتے مگر مقروض کو تنگ نہ کرتے آپ کی طبیعت بہت نرم تھی، اگر کسی معاملہ میں کوئی زیادتی کر لیتا یا آپ کو اپنا حق نہ ملتا تو آپ خاموشی سے برداشت کر لیتے اور اپنا معاملہ اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دیتے تھے۔ مزارعین سے آپ اچھا برتاؤ رکھتے تھے آتے جاتے ان کو السلام علیکم کہتے ان سے سختی نہ کرتے اگر کوئی غلطی کرتا تو اسے نرمی سے سمجھا دیتے کہ اب نہیں کرنا چاہئے۔ ہر قوم کا باقاعدہ حساب رکھتے تاکہ مزارعین کو اپنا حصہ پورا ملے اور آپ کی یہی کوشش ہوتی کہ کوئی چیز ناجائز طور پر ہمارے حصہ میں نہ آئے۔ آپکے حصہ کی کوئی چیز اگر وہ لے جاتے تو آپ چشم پوشی فرماتے اور عفو سے کام لیتے آپ مزارعین کو نصیحت فرماتے کہ کام شروع کرنے سے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھا کرو۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے والد بزرگوار مرحوم کو غریق رحمت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کا ہر طرح سے حافظ و ناصر ہو۔ آمین یا ارحم الراحمین!

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے

یوم خلافت کی تقریب پر مختلف احمدی جماعتوں میں جلسے

یوم خلافت کی تقریب سعید کے موقع پر جن جن جماعت ہائے احمدیہ نے خاص اہتمام کے ساتھ جلسے منعقد کئے ان کے اسماء درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ اخبار میں بوجہ عدم گنجائش مفصل رپورٹیں شائع نہ ہو سکیں گی۔

لجنہ اماء اللہ پشاور۔ لجنہ کنری۔ احمدیہ گرلز سکول سیالکوٹ۔ لجنہ حیدرآباد۔ لجنہ مردان۔ لجنہ ساہیوال چک ۳۶ ش۔ کوٹ مومن۔ گھوگھیاٹ خوشاب چک ۳/۳۷۔ بڈانوالہ۔ گوجرہ چک ۵/۲۴۲ ج ب نواں شہر ضلع ہزارہ۔ مظفرآباد۔ جوڑیاں۔ ہری پور۔ شاہدرہ۔ قصور۔ شورکوٹ۔ بھکر۔ میران شاہ وزیرستان شمالی۔ بنوں۔ ڈیرہ اسمٰعیل خاں رحیم یار خاں۔ خانپور ڈھنڈی جھول۔ قمر آباد ضلع نوابشاہ۔ گوٹھ اسماعیل بنی سر روڈ۔ لیہ خانیوال منڈی بوریوالہ ۹۱-۸/۱۲۔ کوٹلی میرپور۔ ٹلونڈی راہوالی۔ نز گڑی گرمولا درکاں۔ پیرکوٹ ثانی محمود آباد اسٹیٹ۔ نصرت آباد، محمود آباد۔ چک ۱۵۱۔ ۲۷۰۔ ممن باڈہ۔ نور نگر فادم چک ۔ ایل پلاٹ ۶/۱۱۔ بابکپیش۔ ادکاڑہ۔ ڈپٹی ضلع مردان۔ احمدپور۔ چک ۵۶ کوٹ احمدیاں۔ بشیرآباد چک ہموڑ۔ شیخوپورہ۔ گوجرخاں۔ پنڈ بنگوال۔ سجاد۔ ننکانہ۔ ڈسکہ۔ محمود آباد جہلم۔ بیگوال۔ ڈگر وگمٹ۔ سیالکوٹ شہر۔ الگوگ مبگٹہ۔ پنڈ کالاگو۔ گونڈکے۔ سکھر۔ پتی۔ کوٹ احمدیاں

وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے
اب میں دیتا ہوں اگر کوئی ملے امیدوار (حضرت مسیح موعود)

مامور من اللہ کے اس فرمان کی روشنی میں ماہنامہ انصار اللہ بھی ان خزائن بیشہ بہترین نمائندگی کرتا ہے۔ ہر شمارہ جواہر پاروں سے پُر ہوتا ہے۔ اس کا صحیح اندازہ قارئین کرام ہی لگا سکتے ہیں۔ خدا کرے ہر احمدی گھرانہ اس بلند پایہ تربیتی رسالہ سے فیض پانے والا بن جائے۔ وَمَا تَوْفِيقُنَا إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ۔

(منیجر انصار اللہ ربوہ)

احباب محتاط رہیں

حافظ خان محمد صاحب آف میانوالی کے متعلق مختلف جماعتوں سے بعض شکایات موصول ہوئی ہیں۔ احباب ان سے محتاط رہیں تاکسی جماعت کو غلط فہمی میں پریشانی نہ اٹھانی پڑے۔

ناظر امور عامہ۔

ولادت

میرے بھتیجے محمد لطیف صاحب ڈرائیور آف شہداد پور ضلع حیدرآباد کو اللہ تعالیٰ نے سات لڑکیوں کے بعد لڑکا عطا فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ مولود مسعود کو نیک لمبی عمر بخشے اور قرۃ العین بنائے۔

(خاکسار حاجی محمد ابراہیم خلیل عفی اللہ عنہ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ عزیزم محمد بشیر آزاد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ منڈی مریدکے کی اہلیہ صاحبہ عرصہ سات ماہ سے شدید بیمار ہے۔ والدہ صاحبہ بھی صاحب فراش ہیں (حکیم محمد اسماعیل)

۲۔ میں گذشتہ چند روز سے بعارضہ ٹائیفائیڈ بیمار ہوں۔ نیز عزیزم جاوید احمد عباسی عرصہ دس روز سے لاپتہ ہے۔ احسان الحق عباسی عرصہ دس روز سے لاپتہ ہے۔ احسان الحق عباسی نیشنل بنک آف پاکستان واہ سیمنٹ ورکس واہ

۳۔ خاکسار کا بچہ بیمار ہے کافی علاج کروا چکا ہوں۔ مگر دن بدن کمزور ہو رہا ہے (۲) پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ خورد ضلع جہلم آنکھ کا اپریشن کروانے کے لئے لاہور میوہسپتال تشریف لے گئے ہیں احباب جماعت ان سب کے لئے دعا فرمائیں۔

(ڈاکٹر ابو یوسف خادم)

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں
۲- ان وصایا کو جو نمبر دیئے جارہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں۔ بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔ (۳) وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۱۸۷۶۳:- سیدہ بلقیس بیگم صاحبہ زوجہ محمد اسحٰق قریشی قوم سید عمر ۵۴ سال بیعت پیدائشی ساکن نمبر ۱۰ ذاکر حسین روڈ ڈاک خانہ چٹاگانگ ضلع چٹاگانگ صوبہ مشرقی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱ دسمبر ۱۹۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری غیر منقولہ کوئی جائداد نہیں۔ میری منقولہ جائداد حسب ذیل ہے۔

(۱) میرا حق مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ جو میرے خاوند کے ذمہ ہے۔

(۲) میرا زیور حسب ذیل ہے:-

بالی طلائی	چوڑیاں طلائی	انگوٹھیاں طلائی	بالے طلائی
۱ عدد	۴ عدد	۳ عدد	۲ عدد
کلپ طلائی	گلے کا ہار طلائی	کڑے طلائی	لاکٹ طلائی
۱ عدد	۲ عدد	۱ عدد	۲ عدد

کل وزن بیس تولے جس کی مالیت پچیس صد روپیہ ہے۔ میں اپنے حق مہر اور اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔

اس جائداد کے علاوہ مجھے میرے خاوند کی طرف سے مبلغ تیس روپے ماہوار بطور جیب خرچ ملتے ہیں۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔ اگر اس کے علاوہ کوئی جائداد یا رقم پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات کے بعد میری جس قدر بھی میرا متروکہ ثابت ہو۔ جس کا حصہ وصیت میں نے اپنی زندگی میں ادا نہ کیا ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے (شرح اول ۱۰/- روپے)

الامتہ:- سیدہ بلقیس بیگم بقلم خود ۱۰ ذاکر حسین روڈ چٹاگانگ
گواہ شد:- محمد افضل کھوکھر سیکرٹری الوصیت۔ جماعت احمدیہ چٹاگانگ
گواہ شد:- محمد اسحٰق بقلم خود ۱۰ ذاکر حسین روڈ چٹاگانگ

مسل نمبر ۱۸۷۶۴:- میں کرم بی بی بیوہ چوہدری پیراں دتہ صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۸۰ سال بیعت ۱۹۰۵ء ساکن چک ۵۶/۷-R ڈاک خانہ ہارون آباد ضلع بہاولنگر صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۷/۶۷ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:-

میری جائداد حسب ذیل ہے۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں۔

نقد ایک ہزار روپیہ	۱۰۰۰ روپیہ
مہر وصول شدہ	۱۰۰ روپیہ
ڈنڈیاں طلائی وزنی ۱ تولہ	۱۲۰ روپیہ
میزان	۱۲۲۰ روپیہ

میں مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات کے بعد میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے میرے لڑکوں کی طرف سے بارہ روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ (شرح اول ۱۰/- روپے)
الامتہ:- نشان انگوٹھا۔ کرم بی بی صاحبہ
گواہ شد:- غلام حمید۔
گواہ شد:- محمد علی بقلم خود۔

مسل نمبر ۱۸۷۶۵:- میں جینی بیوہ عبداللہ صاحب مرحوم قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۸۰ سال بیعت ۱۹۳۵ء ساکن چک ۱۳/۱۴-L ڈاک خانہ خاص ضلع منٹگمری صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۱۱/۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد نہیں۔ میرا حق مہر مبلغ ۳۲/- روپے تھا۔ جو میرے خاوند کی طرف سے وصول ہوگیا تھا۔ میں اپنے مہر کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اور حصہ وصیت زیر رسید ۲۲/۱۱/۶۵ء ادا کر دیا ہے اس کے علاوہ میرے لڑکے عبداللطیف کی طرف سے دس روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے میں اس کا ۱/۱۰ حصہ ادا کرتی رہوں گی۔

اس کے علاوہ اگر میں اپنی زندگی میں اور کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت آج سے نافذ فرمائی جائے۔

(شرح اول ایک روپیہ)
الامتہ: نشان انگوٹھا۔ جینی۔
گواہ شد:- محمد صدیق شاہد مربی سلسلہ احمدیہ منٹگمری
گواہ شد:- جھنڈے خان پریذیڈنٹ چک ۱۳/۱۴-L تحصیل و ضلع منٹگمری۔

مسل نمبر ۱۸۷۶۶:- میں انور لطیف ولد چوہدری محمد خان قوم جٹ بسرا پیشہ زندگی وقف عمر ۲۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۶/۱۱-L ڈاک خانہ خاص براستہ ہڑپہ ضلع ساہیوال صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۳/۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۶۰/- روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

(شرح اول ۵۰/- روپیہ)
العبد۔ محمد انور لطیف واقف زندگی دفتر وقف جدید۔ ربوہ۔
گواہ شد:- سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا
گواہ شد:- محمد حسین ولد عالم دین معلم وقف جدید

مسل نمبر ۱۸۷۶۷:- میں صادقہ بیگم زوجہ محمد شفیع خان شہزادہ قوم افغان پیشہ خانہ داری بیعت پیدائشی احمدی ساکن احمد نگر ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۱/۶۷ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے۔

(۱) حق مہر مبلغ ۵۰۰/- پانصد روپیہ جو ابھی بذمہ خاوند ہے
(۲) کانٹے طلائی وزنی ۱½ تولہ قیمتی ۱۹۵/-
(۳) ہار طلائی وزنی ۲ تولہ قیمتی اندازاً ۲۶۰/-
(۴) انگوٹھیاں طلائی ۲ عدد وزنی ۱ تولہ ۱۳۰/-

میں مندرجہ بالا جائداد۔ حق مہر و زیورات کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد کا ذریعہ پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری وصیت آج ۲۹/۱/۶۷ء سے نافذ فرمائی جائے۔

(شرح اول ۱/- روپیہ)
الامتہ:- صادقہ بیگم اہلیہ محمد شفیع خان احمد نگر ضلع جھنگ
گواہ شد:- محمد شفیع خان شہزادہ خاوند موصیہ۔
گواہ شد:- محمد صادق بٹ انسپکٹر وصایا حال احمد نگر۔

مسل نمبر ۱۸۷۶۸:- میں امتہ القیوم زوجہ عبدالرشید قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۳۶۷ ج-ب۔ جلیانوالہ ڈاک خانہ براستہ گوجرہ ضلع لائل پور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰/۱/۶۷ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

(۱) حق مہر مبلغ پانچصد روپیہ بذمہ خاوند صاحب الادا ہے
(۲) بالیاں طلائی ۲ عدد وزنی دس ماشہ قیمتی اندازاً ۱۰۰/- روپیہ۔ (۳) زرعی زمین چار کنال واقع چک ۳۶۷ ج-ب جلیانوالہ ضلع لائل پور مالیتی اندازاً پندرہ صد روپیہ ۱۵۰۰/- روپیہ۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں۔

میں اپنی مذکورہ جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اور اگر اس کے کوئی مزید جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری وصیت تاریخ تحریر سے نافذ ہوگی۔

(شرح اول ۵۰/- روپیہ)
الامتہ: امتہ القیوم بقلم خود۔ حال دارالرحمت وسطی چک ۳۶۷ جلیانوالہ۔
گواہ شد:- محمد صادق بٹ۔ انسپکٹر وصایا
گواہ شد:- محمد امین شاہ معلم اصلاح و ارشاد دیہاتی حلقہ کھڑوال چک ۳۳۲ ج-ب۔ لائل پور

خریداران الفضل کے لئے

ضروری اطلاع

الفضل کے خریداروں کی نئی چٹیں عنقریب شائع کی جارہی ہیں۔ لہذا اگر کسی خریدار نے اپنے ایڈریس میں کوئی تبدیلی کرانا ہو تو دفتر الفضل کو جلد سے جلد مطلع فرمادیں۔

نیز خط لکھتے وقت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں یہ نمبر آپ کے پتہ کی چٹ پر درج ہوتا ہے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی راستبازی کے آپ کے اشد ترین مخالف بھی معترف تھے

اس کے باوجود ان کا آپ کی رسالت کا انکار کرنا ان کی بدبختی پر دلالت کرتا تھا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے سورۃ المومنون کی آیت اَمْ لَمْ یَعْرِفُوْا رَسُوْلَھُمْ فَھُمْ لَہٗ مُنْکِرُوْنَ (آیت ۷۰) کی تفسیر بیان کرتے ہوئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت اور راستبازی اور اشد ترین مخالفین پر اس کے گہرے اثر کو بڑی عمدگی سے واضح فرمایا ہے۔ حضور فرماتے ہیں:-

"اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کیا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں نے اپنے رسول کو نہیں پہچانا کہ وہ اس کا انکار کر رہے ہیں۔ یعنی یہ کتنے تعجب کی بات ہے کہ انہوں نے چالیس سال تک محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ آپ کے اخلاق اور عادات کا انہوں نے مشاہدہ کیا اور انہوں نے اپنی عینی شہادات سے اس امر کو تسلیم کیا کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نہایت راستباز انسان ہیں مگر جب اس راستباز انسان نے یہ کہا کہ میں خدا کی طرف سے تمہاری ہدایت کے لئے مبعوث کیا گیا ہوں تو اس کی مخالفت کے لئے کھڑے ہو گئے اگر کوئی غیر شخص یہ بات کہتا تو وہ معذور سمجھا جا سکتا تھا۔ اور اس کے متعلق خیال کیا جا سکتا تھا کہ چونکہ اس نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا اس لئے وہ آپ کی طرف یہ بات منسوب کر رہا ہے کہ آپ نے خدا تعالےٰ پر افتراء کیا ہے لیکن مکہ کے رہنے والے جن کے سامنے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ساری زندگی ایک کھلی کتاب کی طرح تھی آپ کو کس طرح مفتری قرار دینے لگ گئے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی راستبازی کا تو مکہ والوں پر اتنا اثر تھا کہ دعویٰ نبوت کے بعد جب ایک دفعہ کفار ریہ مشورہ کرنے کے لئے جمع ہوئے کہ حج کے موقعہ پر باہر سے آنے والے لوگوں کو ہم اس شخص کے متعلق کیا کہیں تو ایک شخص نے کہہ دیا کہ اگر ہم سے کسی نے پوچھا تو ہم فوراً کہہ دیں گے کہ یہ شخص جھوٹ بول رہا ہے اس پر ایک شدید مخالف النظر بن الحارث جوش سے کھڑا ہو گیا اور اس نے کہا تم یہ کیا کہہ رہے ہو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تمہارے درمیان پیدا ہوا۔ اور اس نے تمہارے سامنے اپنے شباب کی منزلیں طے کیں تم جانتے ہو کہ اس کے اخلاق کتنے پاکیزہ تھے وہ تم سب سے زیادہ راستباز انسان تھا۔ امانت اور دیانت میں اس کا کوئی ہم پلہ نہیں تھا۔ اور وہ اسی نیک نامی کی حالت میں اپنی زندگی کے دن گزارتا چلا گیا۔ مگر اب جب کہ اس کی کنپٹیوں میں سفید بال آ رہے ہیں اور وہ شباب سے گزر کر کہولت کی عمر کو پہنچ چکا ہے اور اس نے اپنی تعلیم تمہارے سامنے پیش کی ہے تم یہ کہنے لگے ہو کہ وہ جھوٹا ہے۔ خدا کی قسم وہ ہرگز جھوٹا نہیں۔ اگر تم نے احمقانہ بات کہی تو کوئی شخص اس کو تسلیم نہیں کرے گا (شفا قاضی عیاض) ابوجہل محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کتنا شدید دشمن تھا۔ مگر اس نے بھی ایک موقع پر کہہ دیا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم تجھ کو جھوٹا نہیں کہتے۔ ہم تو اس تعلیم کی تکذیب کرتے ہیں جسے تو پیش کر رہا ہے (ترمذی کتاب التفسیر) گویا ابوجہل جیسا معاند اور سیاہ باطن انسان کا دل بھی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو جھوٹا کہنے کے لئے تیار نہیں تھا۔ گویا جھوٹا کہتے ہوئے اس کی ضمیر بھی اسے ملامت کرتی تھی اور اس کا دل بھی دھڑکنے لگ جاتا تھا کہ میں کیسی قبیح حرکت کر رہا ہوں۔ مگر اس نے بہانہ یہ بنایا کہ میں تو محمد رسول اللہ کی تعلیم کو جھٹلا رہا ہوں آپ کو تو جھوٹا نہیں کہہ رہا۔ یہ "عذر گناہ بدتر از گناہ" والی بات ہے مگر بہرحال اس سے اس اثر کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے جو شدید ترین معاندین کے دلوں پر بھی آپ کی صداقت اور راستبازی کی وجہ سے قائم ہو چکا تھا۔"

(تفسیر کبیر جلد ۵ حصہ ۲ صفحہ ۲۰۱۲)

اعلانِ تعطیل

بیوم سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے موقع پر مورخہ ۲۱ رجون ۱۹۶۷ء کو دفتر الفضل بند رہے گا اس لئے ۲۲ رجون کا پرچہ شائع نہیں ہوگا۔

(مینجر الفضل ربوہ)

درخواستِ دعا!

میرے والد محترم چوہدری عظمت اللہ صاحب ان دنوں درد پیٹ اور بخار سے بیمار ہیں۔ احباب سے گزارش ہے کہ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرما دیں۔ (زاہدہ عظمت نفل عمر ہسپتال ربوہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

مسٹر کوسیجن کا انتباہ!

نیویارک ۲۰ رجون۔ کل رات اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے ہنگامی اجلاس میں بحث کے دوران روسی وزیر اعظم مسٹر کوسیجن نے ایک قرارداد پیش کی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ جارحیت کا ارتکاب کرنے پر اسرائیل کی مذمت کی جائے حالیہ جنگ میں اسرائیل نے عربوں کے جن علاقوں پر قبضہ کیا ہے ان علاقوں سے فوری اور غیر مشروط طور پر اپنی فوجیں ہٹائے اور انہیں ۱۹۴۹ء کی عارضی صلح کی حد تک واپس لے جائے۔ اسرائیل کی جارحیت سے عرب جمہوریہ شام اور اردن کی حکومتوں اور ان کے عوام کو جو نقصان پہنچا ہے اسرائیل اس کا تاوان ادا کرے اسرائیل نے ان تینوں ملکوں کی جن املاک اور جن مادی اشیاء پر قبضہ کیا ہے انہیں بھی فوری طور پر واپس کر دے۔ قرارداد میں یہ مطالبہ بھی کیا گیا ہے کہ اقوام متحدہ اسرائیلی جارحیت کے تمام اثرات کو ختم کرنے کے لئے فوری طور پر موثر کارروائی کرے۔

مسٹر کوسیجن نے جنرل اسمبلی میں تقریر کرتے ہوئے خبردار کیا کہ اگر اسرائیلی فوجوں نے اسرائیلی علاقے فوری طور پر خالی نہ کئے تو کسی بھی وقت جنگ کی آگ پھر بھڑک سکتی ہے۔ انہوں نے خبردار کیا کہ اگر اقوام متحدہ اسرائیلی جارحیت کا سدباب کرنے اور اسے من مانی کرنے سے روکنے میں ناکام رہی تو دوسرے طاقتور ملک بھی آئندہ چھوٹے اور کمزور ملکوں کے علاقے ہڑپ کرنے سے گریز نہیں کریں گے۔ انہوں نے کہا سلامتی کونسل اسرائیلی جارحیت کی مذمت نہ کر کے جنگ پسندوں کی حوصلہ افزائی کی مرتکب ہوئی ہے۔ انہوں نے امریکہ اور برطانیہ پر جارحانہ کارروائیوں میں اسرائیل کی اعانت کرنے اور اس طرح خود جارحیت کا ارتکاب کرنے کا بھی الزام لگایا۔

مسٹر کوسیجن کے بعد اسرائیلی وزیر خارجہ مسٹر ابا ایبان نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ میرا ملک جنگ سے پہلے کی حالت کو واپس لانے کی کسی بھی تجویز کو قبول نہیں کرے گا۔ انہوں نے کہا صلح کا معاہدہ طے کرنے کے لئے اسرائیل اور عرب حکومتوں کے درمیان براہ راست بات چیت ہونی چاہیئے۔

امریکی اور برطانوی نمائندوں نے اپنی تقریروں میں ان الزامات کو بے بنیاد قرار دیا کہ ان کے ملکوں نے جنگ میں حصہ لیا تھا۔

کوسیجن نے جانسن سے ملاقات کرنے سے انکار کر دیا!

نیویارک ۲۰ رجون۔ روسی وزیر اعظم مسٹر کوسیجن نے صدر جانسن سے ملاقات کرنے کی تجویز مسترد کر دی ہے۔ کل انہوں نے ایک بیان میں کہا کہ میں نیویارک جنرل اسمبلی کے ہنگامی اجلاس میں شرکت کرنے آیا ہوں امریکی حکام اور افسروں سے ملاقات کرنے نہیں آیا۔

صدر جانسن کی تقریر

واشنگٹن ۲۰ رجون۔ امریکہ کے صدر جانسن نے جنرل اسمبلی کے اجلاس سے قبل اپنی ایک نشری تقریر میں اقوام متحدہ کو مشورہ دیا ہے کہ وہ مشرق وسطیٰ کے ممالک کو اسلحہ کی فراہمی پر پابندی لگائے تاکہ اس علاقے میں اسلحہ کی دوڑ کو ختم کیا جا سکے۔ صدر جانسن نے کہا کہ امریکہ مشرق وسطیٰ میں حالات کو معمول پر لانے اور پائیدار امن کے قیام کے لئے ہر اقدام کی حمایت کرے گا۔

صدر جانسن نے اپنی تقریر میں جو ریڈیو اور ٹیلی ویژن سے نشر کی گئی اس بات کو تسلیم کیا کہ حالیہ جنگ کے دوران جن علاقوں پر قبضہ کیا گیا ہے ان سے فوجوں کی واپسی ضروری ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی انہوں نے اس بات پر بھی زور دیا کہ ہر قوم کو زندہ رہنے کا حق ہے اور اس کے لئے ضروری ہے کہ مہاجرین کے مسئلہ کو حل کیا جائے۔ جہازرانی کے حقوق کی ضمانت دی جائے۔ اسلحہ کی دوڑ بند کی جائے۔ اور ہر ریاست کی سیاسی آزادی اور علاقائی سالمیت کو تحفظ دیا جائے۔

صدر کوانڈہ اور صدر ایوب میں کامل اتفاق رائے ہو گیا

راولپنڈی ۲۰ رجون۔ زمبیا کے صدر مسٹر کوانڈہ اور صدر مملکت محمد ایوب خان کے درمیان مشرق وسطیٰ کی صورت حال پر کامل اتفاق رائے ہو گیا ہے۔ اور دونوں ملکوں کے صدر اسرائیل کے عرب ممالک کی سرزمین پر غاصبانہ قبضہ رکھنے کے مخالف ہیں۔ دونوں سربراہوں نے کل صبح مشرق وسطیٰ کی صورت حال پر دو گھنٹے سے زیادہ بات چیت کی۔

مشرق وسطیٰ کی صورت حال کے علاوہ دونوں صدروں نے دوسرے اہم عالمی مسائل پر بھی تبادلہ خیال کیا۔ بات چیت کے دوران پاکستان اور زمبیا کے درمیان فنی امداد کے سوال پر بھی غور کیا گیا۔ صدر زمبیا نے پاکستان کے بنیادی جمہوریتوں کے نظام کی بے حد تعریف کی اور وہ اس کی کامیابی سے خاصے متاثر ہوئے ہیں۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۷